جناب مولانا وحید الدین خان صاحب

کی

بے خبری یا تجاہل عارفانہ

رشحات قلم

مُفتی محمد سعید خان

ندوۃ المصنفین
الندوۃ ایجوکیشنل ٹرسٹ اسلام آباد

www.seerat.net

پریم کہانی

مفتی محمد سعید خان

روہیت کی تمنا دلِ ناشاد کرے ہے
مغموم ہے، بے کس ہے، تجھے یاد کرے ہے

ہاں! چرخ کہن، پیت کے بڑھنے کی سزا ہو
وہ موت کہ جینے پہ بھی جو صاد کرے ہے

ہاں! ہجر ترا بَنہیّاں پکڑ جوگی بنا دے
پھر دیکھ، یہ جگ کیا ستم ایجاد کرے ہے

اِس پریم کہانی کو کہاں جا کے کہوں میں
کب سِیس نواؤں کہ تو ارشاد کرے ہے

سَنسار تیاگوں کہ اس عالم کو لگے آگ
اجلا مِرا من ہو، یہی فریاد کرے ہے

اِس پر بھی تیرے نام کی مالا ہی جپے ہے
کچھ اس پہ نِگہہ فضلِ خُداداد کرے ہے

اے روح دو عالم، ترا مے خوار، سیہ مست
حاضر ہے جو فرماں بھی تو ارشاد کرے ہے

اُمّی لقب و خوش نسب و مُرسَلِ رب تو
ویرانۂ دل تو ہی تو آباد کرے ہے

سپنوں میں سعیؔد ان سے کہا کرتا ہے احوال
ہاں کیسے سنے، جو بھی وہ ارشاد کرے ہے

جناب مولانا وحید الدین خان صاحب

کی

بے خبری یا تجاہل عارفانہ

رشحاتِ قلم

مُفتی مُحمد سعید خان

ندوۃ المُصنفین الندوۃ ایجوکیشنل ٹرسٹ اسلام آباد

نام کتاب: جناب مولانا وحید الدین خان صاحب کی بے خبری یا تجاہل عارفانہ

مصنف: مفتی محمد سعید خان

صفحات: 28

نظر ثانی: محمد اورنگ زیب اعوان

کمپوزنگ: سہیل عباس خدامی

سن اشاعت: اکتوبر 2011ء/ذی الحجہ ۱۴۳۲ھ

مقام اشاعت: ندوۃ المصنفین، الندوہ ایجوکیشنل ٹرسٹ، اسلام آباد،

0333-8383337

جناب مولانا وحیدالدین خان صاحب
کی
بے خبری یا تجاہل عارفانہ

جناب مولانا وحیدالدین خان صاحب، عصر حاضر کی ان نابغۂ روزگار شخصیات میں سے ایک ہیں، جن کے قارئین کا، پوری دنیا میں ایک حلقہ موجود ہے۔ لوگوں کو ان کی تحریرات کا انتظار رہتا ہے اور ہزاروں افراد نہ صرف یہ کہ ان کے مشن سے وابستہ ہیں بلکہ کسی بھی معاملے میں انہیں جو ہدایات، مولانا کی طرف سے ملتی ہیں۔ وہ دل وجان سے ان پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ ہندوستان کے چند ایک پڑھے لکھے حضرات میں ان کا نام شمار کیا جاتا ہے اور ان کی جو پذیرائی مغربی ممالک میں ہو رہی ہے، اس کا اندازہ کچھ انہی حضرات کو ہوسکتا ہے، جو ان کے شمارے ''الرسالہ'' کے مستقل قاری ہیں۔ ان کی شخصیت ـــــ جیسا کہ روز اول سے ہوتا چلا آیا ہے ـــــ موضوع سخن رہی ہے، اب بھی ہے اور جب وہ دنیا میں نہیں ہوں گے، اس وقت بھی اپنے نقاد اور مداحوں کے درمیان گھری رہے گی۔ الرسالہ میں ان کی بعض تحریرات شہ پارہ ہیں اور ہماری نئی نسل کی رہنمائی میں ہمیشہ معاون ثابت ہوتی ہیں لیکن اس تصویر کا دوسرا رُخ یہ ہے کہ ان کی بعض تحریرات اہل ایمان ودانش کے لیے سخت خلجان کا موجب بھی بن جاتی ہیں۔ انگلی کو دانتوں میں دبائے بغیر، چارہ نہیں رہتا کہ جس شخص اور اس کے قلم کی صلاحیتیں اسلام کے مخالفین اور شکوک وشبہات کی جڑ کھودنے میں صرف ہو رہی ہیں، انہی صلاحیتوں کا رُخ پھرا اور کوئی ایسی تحریر وجود میں آگئی، جو اہل کفر اور افواج باطل

کے لیے ایک عمدہ ہتھیار کا کام دے سکے۔ دودھاری تلوار جب کھنچ جائے اور دشمنوں ہی کو نہیں دوستوں کو بھی اپنا دفاع کرنا پڑے، تو اس کاٹ کی مدح سرائی کیونکر ہو۔

ماہ رواں، اکتوبر 2011ء کا شمارہ ''الرسالہ'' نظر نواز ہوا اور اس ماہ کا موضوع ہے ''ختم نبوت''۔ ختم نبوت جو ہر مسلمان کا بنیادی عقیدہ اور کفر و اسلام کا ایک امتیازی نشان ہے، مسلمانوں میں کبھی بھی متنازعہ نہیں رہا جس شخص نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا، اسے اور اس کے ماننے والوں کو اُمت مسلمہ نے کبھی بھی اپنی صفوں میں کوئی جگہ نہیں دی۔ دعوائے نبوت اس قدر ہولناک ہے کہ اس کے مدعی کے کلام کی توجیہہ و تاویل کبھی بھی قابل اعتبار و التفات نہیں ٹھہری۔ اب تک جس آخری شخص نے نہایت شدّ و مد سے دعویٰ نبوت بھی کیا اور انہیں اپنے ماننے والوں کی جماعت بھی میسر آئی، وہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تھے۔ الرسالہ کے اس ''ختم نبوت'' نمبر میں، اس دعوائے نبوت کی تاویل کرتے ہوئے، جناب مولانا وحیدالدین خان صاحب اس دعوے کی نہ صرف یہ کہ نفی کرتے ہیں، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر جناب مرزا غلام احمد صاحب کے دعوائے نبوت کی تاویل کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

> مرزا غلام احمد قادیانی نے کبھی اپنی زبان سے یہ نہیں کہا کہ میں خدا کا پیغمبر ہوں۔ انہوں نے صرف یہ کہا تھا کہ میں ظلِّ نبی ہوں، یعنی میں نبی کا سایہ ہوں۔ اس طرح کے قول کو ایک طرح کی دیوانگی تو کہا جاسکتا ہے، لیکن اس کو دعوائے نبوت نہیں کہا جاسکتا۔ ①

اس تحریر کو پڑھ کر افسوس تو اس لیے ہوا کہ جو شخص کتاب و سنت کے معترضین کے تابڑ توڑ حملوں کا ترکی بہ ترکی جواب دے اور اپنی زندگی اسلام کے دفاع اور اقدام کے لیے وقف کردے، اس

---

① ماہنامہ الرسالہ، اکتوبر 2011ء، ص:13

کے قلم سے قلب وروح کے لیے ایسی خوں چکاں تحریر برآمد ہو؟ ایسی تحریر جس کو منکرین ختم نبوت بطور ڈھال استعمال کریں؟ اور حیرت اس لیے کہ جس شخص کی وسعت مطالعہ کے اپنے ، پرائے سب قائل ہوں اور مغرب اور کسی حد تک مشرق کا لٹریچر، تاریخ اور مذہبی کتابیں جس کی انگلیوں کے پوروں (Finger Tips) پر ہوں، اسے وہ بات معلوم نہ ہو جو مسلمانوں کے بچے بچے کی نوک زبان پر ہے اور جس دعوے کو اس کے مدعی نے بار بار تحریر فرمایا ہو۔ جس دعوے پر خود ان کی اپنی جماعت دو ٹکڑوں میں بٹ چکی ہو اور جس دعوے کی بیخ کنی کے لیے اُمت مسلمہ اپنا گرم لہو بہا چکی ہو، کیا جناب مولانا وحیدالدین خان صاحب اسی دعوے کی اس مدعی سے نفی کرتے ہیں اور اپنی اس تحریر سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کبھی یہ نہیں کہا کہ میں خدا کا پیغمبر ہوں۔

معروضہ یہ ہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہمیشہ نبوت کا دعویٰ کرتے رہے ہیں اور بالکل صاف اور واضح الفاظ میں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا نبی اور رسول کہتے رہے ہیں۔ ان کی زبان اور قلم ہمیشہ اپنے سننے اور پڑھنے والوں سے یہی تقاضا کرتی رہی ہے اور اب بھی ان کی جماعت کا اصولی مؤقف یہ ہے کہ ان کے مقتدا اور پیشوا جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو نبی اور رسول مانا جائے۔ خود جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تحریر فرماتے ہیں:

> حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ

اس تحریر میں وہ صاف اور واضح الفاظ میں یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی پاک وحی ان پر نہ صرف یہ کہ نازل ہوئی ہے بلکہ اس وحی کے ذریعے انہیں ایک آدھ مرتبہ نہیں ، سینکڑوں مرتبہ اس شرف سے نوازا گیا ہے کہ وہ صرف نبی ہی نہیں اللہ تعالیٰ کے رسول بھی ہیں۔

پھر آگے چل کر تحریر فرماتے ہیں:

چنانچہ وہ مکالماتِ الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں، ان میں سے ایک وحی اللہ (اللہ تعالیٰ کی وحی) ہے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ (دیکھو براہین احمدیہ، ص:۴۹۸) اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔

اس عبارت میں بھی جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی واضح الفاظ میں تحریر فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں رسول بنا کر بھیجا ہے۔ چند سطروں کے بعد تو انہوں نے ایسی عبارت لکھی ہے، جو کسی بھی اشتباہ یا تاویل کا موقع فراہم نہیں کرتی۔

یہ وحی اللہ (اللہ تعالیٰ کی وحی) ہے محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشدآء علی الکفار رحماء بینھم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔

نہایت واضح الفاظ میں انہوں نے اپنا دعویٰ بیان کیا ہے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کے رسول ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام ''محمد'' تجویز فرمایا ہے۔ ①

صرف اس ایک کتاب ''ایک غلطی کا ازالہ'' ہی نہیں بلکہ ان کی متعدد کتابوں میں بار بار اس دعوے کی تکرار کی گئی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول ہیں۔

وہ اپنی وحی کو بھی قرآن کریم کے ہم پلّہ قرار دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر۔ ②

---

① پناہ بخدا۔ ان تمام عبارات کے لیے ملاحظہ ہو (ا) روحانی خزائن، جلد: 18 ص: 207-206۔ (ب) ایک غلطی کا ازالہ، ص: 3-2

② (ا) روحانی خزائن، جلد: 17، ص: 454۔ (ب) اربعین لاتمام الحجۃ علی المخالفین نمبر 4، ص: 112

وہ اپنی وحی پر جس قدر یقین رکھتے ہیں، یہ بالواسطہ طور سے دعوائے نبوت ہی تو ہے۔انہوں نے ہمیشہ نبوت ورسالت کا دعویٰ کیا ہے اوراس اِدّعا میں کبھی کوئی کسر باقی نہیں رہنے دی۔حتّٰی کہ جولوگ ان کی نبوت و وحی کا انکار کرتے ہیں، وہ انہیں جن الفاظ سے یاد کرتے ہیں اس طرح کی تحدّی وہی افراد کرتے ہیں جو اپنے دعوے کو حتمی اور قطعی جانتے ہیں۔وہ اپنے مخالفین کو ہرگز کوئی لچک دکھانے کو تیار نہیں ہیں اور فرماتے ہیں۔

انّ العدا صاروا خنازیر الفلا ونساء ھم من دونھن الاکلب

دشمنا ن ما خنزیر ھائے بیابان شدہ اند و زنان آنھا سگ مادہ ھارا درپس انداختہ اند

دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔ ①

یہ عربی شعر بھی انہی کا ہے اور پھر اس کے فارسی واُردو تراجم بھی خود اُنہی کے ہیں۔

اب اس سے زیادہ صاف،صریح اور واضح الفاظ، وہ کون سے ہیں جن کے ذریعے وہ دعویٰ نبوت کریں؟

جناب مولانا وحیدالدین خان صاحب سے درخواست ہے کہ اگر اب تک انہوں نے احمدی حضرات کی کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا تو اُن کی کتاب ''روحانی خزائن'' کو غور سے پڑھیں اور کسی بھی شخص یا فریق کی بات سنے،ان کا لٹریچر پڑھے اور ان کے متعلق کسی بھی ٹھوس ثبوت کے بغیر کوئی حکم لگانا، بعید از انصاف ہے۔ان کی جماعت کے کسی بھی ذمہ دار فرد سے اگر ان کا مسلک دریافت کیا جائے تو وہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نبوت ورسالت کا ہی اقرار کرتے ،نظر آئیں گے۔

① (ا) روحانی خزائن، ج:14،ص:53،(ب) نجم الہدیٰ،ص:10

جناب وحیدالدین خان صاحب سے درخواست ہے کہ وہ اپنی تحریر کو واپس لیں اور اپنے مؤقف سے رجوع کریں ۔پوری اُمت مسلمہ کے مقابلے میں وہ فرد واحد اور تنہا ہیں جنہوں نے یہ چونکا دینے والا دعویٰ کیا ہے اور یا پھر یوں کہیں کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعویٰ نبوت کی تاویل کی ہے۔اس طرح کی تحریر ان کی دیگر تحریرات کے مطالعے میں ،خود ان کے دوستوں کے لیے بھی سدّ راہ ثابت ہوسکتی ہے۔

یہ تمام تحریر بھی اس صورت کے لیے ہے کہ یہ فرض کرلیا گیا کہ جناب مولانا وحیدالدین خان صاحب کی نظر سے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ایسی تحریرات اور کتابیں نہیں گذریں ۔لیکن اگر وہ ان کی کتابوں کے مطالعے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ تو پھر وہی مثل صادق آتی ہے کہ ہم سوئے ہوئے کو تو بیدار کرسکتے ہیں ،اس کو نہیں جو سویا بن رہا ہے۔

یہ مؤقف ــــ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا ہی نہ تھا ــــ بیان اور تحریر کرتے ہوئے اس واقعے کو بھی نہ بھلانا چاہیے جو خود ہمارے شہر راولپنڈی میں 1937ء میں پیش آیا تھا۔ ہمارے نانا مرحوم اس مناظرے کے چشم دید گواہ تھے۔وہ اس مناظرے کی داستان بھی سنایا کرتے تھے تھےاور یہ بتاتے تھے کہ دونوں گروہ اپنے اپنے دلائل دن کو تحریر کر کے رات کو سنایا کرتے تھے۔ یہ مناظرہ ماسٹر دیوان چند صاحب کے ہال میں منعقد ہوا تھا اور اس میں مولوی ابو العطاء صاحب نے قادیانی حضرات کی طرف سے اور مولوی اختر حسین گیلانی صاحب نے لاہوری حضرات کی طرف سے دلائل دیے تھے۔دیگر مسائل کے علاوہ ایک مسئلہ جو بہت زور وشور سے زیر بحث آیا ''مسئلہ نبوت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی '' بھی تھا ۔ احمدیت کے دونوں گروہوں (لاہوری اور قادیانی) سے بُعد اور ان کا اُمت مسلمہ سے الگ ہونا ، یہ حقائق بچپن ہی سے انہوں نے ذہن نشین کرادیئے تھے۔ بعدازاں اس مناظرے کی تفصیلات کا جب خود مطالعہ کیا تو کتابوں

سے بھی ان کے بیان شدہ واقعات کی تصدیق ہوتی رہی۔ مطالعے نے ان کے بیان کردہ حقائق کے علم میں کوئی خاص اضافہ نہیں کیا۔ ①

مناظرے کا قصۂ مختصر یہ تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ماننے والوں کا ایک گروہ تو وہ تھا جن کا تعلق لاہور شہر سے تھا اور وہ اسی نسبت سے لاہوری مرزائی کہلاتے تھے اور ہیں اور دوسرے گروہ کا تعلق قادیان سے تھا اور وہ قادیانی مرزائی کہلاتے تھے اور اب تک ان دونوں گروہوں کو اسی نسبت سے پکارا جاتا ہے۔ لاہوری گروہ کا بھی کچھ وضاحت کے ساتھ تقریباً یہی دعویٰ تھا، جو آج مولانا وحید الدین خان صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا اور ان کے دعوائے نبوت کے الفاظ کی تاویل کرتے تھے اور یہ کہ وہ اپنی صدی کے مجدد تھے۔ جب کہ دوسرے گروہ کا عقیدہ، عقیدہ نبوت و رسالت تھا۔ مناظرے میں دونوں طرف سے عبارات پیش کی گئیں لیکن دوسرا گروہ غالب آیا اور ان کی فتح اسی بات پر ہوئی کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے نبوت اور رسالت ہی کا دعویٰ کیا تھا۔

اس لیے اس بحث کا کھوج لگانے کو ''مباحثۂ راولپنڈی'' کو بھی خاص طور پر زیر مطالعہ رکھنا چاہیے۔

اپنے اس دعوے کے ثبوت میں کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کبھی بھی دعویٰ نبوت نہیں کیا تھا۔ انہوں نے ایک سکھ گرو گربچن سنگھ (وفات: 1980) کی مثال دی ہے کہ جناب مولانا وحید الدین خان صاحب ان سے ملے کیونکہ ان کے کچھ معتقدین انہیں وقت کا پیغمبر

---

① اس مباحثے کی تفصیلات جاننے کے لیے ملاحظہ ہو

(ا) مباحثہ راولپنڈی۔ اس عظیم الشان مناظرے کی تمام تفصیلات شائع شدہ ہیں اور اس کی اوّلین اشاعت پر قادیانیوں کی دونوں جماعتوں (لاہوری اور قادیانی) نے مشترک خرچ برداشت کیا تھا۔

(ب) تاریخ احمدیت۔ از 1934ء تا 1939ء چوتھا باب، فصل ششم، جلد: 7، ص: 533

(Prophet of the time) کہتے تھے لیکن گربچن سنگھ نے خود کبھی اپنی زبان سے دعوائے نبوت نہیں کیا تھا۔

پھر اپنے دعوی کی تائید میں مزید ایک ہندو گرو برہما شری کرونا کرا کی مثال پیش کرتے ہیں کہ جب ان سے سوال کیا کہ

Q: Do you Claim that you are a prophert of God in the same sense in which Moses,and Jesus,and Muhammad claimed they were prophets of God.

کیا آپ نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ جس معنیٰ میں (سیدنا) موسیٰ، (سیدنا) عیسیٰ اور (سیدنا) محمد (صلی اللہ تعالیٰ وسلم علیہم اجمعین) اللہ تعالیٰ کے پیغمبر تھے، میں بھی اسی طرح خدا کا پیغمبر ہوں؟

تو انہوں نے جواب دیا:

A: No , I don't make any such claim.

نہیں میں نے کبھی ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا۔

پھر ان دو مثالوں کے بعد وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں

جس طرح خدا کے سوا کوئی اور شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں خدائے رب العالمین ہوں، اسی طرح کوئی شخص یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ میں خدا کا بھیجا ہوا پیغمبر (Prophet of God) ہوں۔[1]

---

[1] ماہنامہ الرسالہ، اکتوبر 2011ء، ص: 13-14

جناب مولانا وحید الدین خان صاحب سے گذارش یہ کرنی ہے کہ اس تمام کتھا کو جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوائے نبوت ورسالت سے، واسطہ کیا ہے؟ایک سکھ اور ایک ہندوگرو نے دعویٰ نبوت سے انکار کر دیا، بالکل درست ہے اور یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جناب غلام احمد صاحب قادیانی نے دعوائے نبوت کیا ہے ۔اس کے تاریخی ، ناقابل تردید ثبوت، انہی کی کتابوں سے پیش کر دیے گئے ہیں تو دونوں باتیں حقیقت پر مشتمل ہیں یہ دونوں حقائق ایک دوسرے کی نفی تو نہیں کر رہے ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ سکندر بادشاہ تھا اور یہ بھی حقیقت ہے کہ لاہور ایک قدیم شہر ہے ۔دونوں حقائق کا اپنا اپنا مقام ہے ایک حقیقت دوسری حقیقت کی کاٹ تو نہیں کر رہی۔

دوسرے اس بات پر بھی غور فرما لینا چاہیے کہ اگر یہ دونوں گُرو دعوائے نبوت کر بھی لیتے تو کیا فرق پڑتا۔ان کے غیر مسلم ہونے کی وجہ سے ان کے دعوے کی حیثیت اور بنتی ہے اور وہ شخص جو مسلمان ہو (جیسے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ابتداءً مسلمان ہی تھے)اور پھر دعویٰ نبوت کر کے مرتد ہو جائے اور پھر ارتداد کے باوجود وہ خود اور اس کو نبی ورسول ماننے والے حضرات وخواتین اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے اور مسلمان ہونے پر اصرار کریں، ان کی حیثیت کچھ اور بنتی ہے۔ایمان کسی شخص کے قبول کرنے کے اعتبار سے اجزاء پر مبنی نہیں ہے کہ کوئی شخص پچاس فیصد ایمان قبول کرے تو آدھے عقائد (50%) کو ماننے کی وجہ سے مسلمان کہلائے اور کوئی نوے فیصد (90%) ایمانیات کو قبول کرے تو وہ مومن ہو۔

مسلمان ہونے کے لیے تو بیک وقت پورے ایمان کو قبول کرنا اور مرتد ہونے کے لیے اُن قطعی عقائد میں سے کسی ایک عقیدے کا انکار بھی کافی ہے والعیاذ باللہ۔

اس لیے یہ دو گروؤں کی مثال آپ کے مؤقف کی تائید نہیں کرتی ان کے عقائد میں بیسیوں کفر شامل ہیں۔ بالفرض وہ نبوت کا دعویٰ کر بھی دیتے تو کیا ہوتا اور جب انہوں نے نہیں کیا تو کیا وہ مسلمان ہو گئے؟ ان کے لیے صرف ختم نبوت پر ایمان لانا ہی ضروری نہیں بلکہ اس کے علاوہ بھی ایمانیات کے ہر ہر جز پر ایمان لانا ضروری تھا جب کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو اصلاً مرتد ہو گئے تھے اور انہوں نے اپنے دعویٰ نبوت کے لیے جو مدارج طے کرنے کا دعویٰ فرمایا یا اپنے اس دعوے کا سفر کیسے طے کیا، ان کی منازل اور پڑاؤ کیا تھے، اس کی تفصیل بھی آتی ہے۔

آمدم برسر مطلب کہ گروؤں نے دعویٰ نبوت کیا یا نہیں کیا، جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بہت دھڑلے سے دعویٰ نبوت کیا۔ اور جناب مولانا وحیدالدین خان صاحب نے دو گروؤں کی مثال دے کر جو مرزا صاحب کے دعوائے نبوت کے جرم میں تخفیف اور ان کا دفاع کرنے کی کوشش کی ہے، یہ بالکل درست نہیں ہے۔ دونوں معاملات (Cases) الگ الگ ہیں۔ تقریب تفہیم کے لیے فقہ کی ایک مثال پیش کی جاتی ہے تاکہ ناواقف لوگ اور خود جناب مولانا وحیدالدین خان صاحب کے قارئین اس فرق کو جان سکیں کہ شرعی مسائل میں مسلمانوں اور غیر مسلموں میں حتیٰ کہ غیر مسلم جو نبوت کے قائل نہ ہوں اور وہ غیر مسلم جو اہل کتاب ہوں، ہر ایک کے درمیان شریعت نے فرق کیا۔ ہر ایک کو اس کے مقام پر رکھا ہے اور ہر ایک سے عدل کیا گیا ہے۔ مثال یہ ہے کہ کسی مسلمان شخص کی مسلمان بیوی اپنی عادت کے مطابق ایام سے فارغ ہو گئی تو شوہر سے اس کی قربت صحیح معنی میں اس وقت جائز ہو گی جب وہ عورت یا تو غسل کرے اور یا پھر اس پر کم سے کم ایک نماز کا وقت گذر جائے۔ اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہوئیں تو شوہر سے قربت اگرچہ جائز ہو، لیکن کچھ زیادہ پسندیدہ نہیں اور یہی صورت اگر کسی اہل کتاب عورت (کتابیہ) کے ساتھ پیش آجائے تو اس کی عادت کے مطابق جب اس کے ایام پورے ہو گئے تو شوہر کی اس سے قربت فوری طور پر جائز ہو

جائے گی کیونکہ نہ تو اس عورت کے لیے غسل کا حکم ہے اور نہ ہی نماز کا۔ وہ جب مسلمان ہی نہیں تو اسلام اسے اپنی فروعات کا پابند نہیں کرتا۔

یہ تو ایک فروعی مثال ہے جب کہ ختم نبوت کا عقیدہ قطعی عقائد میں سے ہے اسلام ان دونوں گروؤں سے مکمل مسلمان ہونے کا مطالبہ کرتا ہے۔ نہ یہ، کہ وہ صرف ختم نبوت کے عقیدے پر قائم رہیں تو ان کا یہ عقیدہ قابل قبول ہے اور اسلام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے عمر بھر یہ مطالبہ کرتا تھا کہ وہ اپنے دعوائے نبوت سے دستبردار ہو کر توبہ کریں اور اگر ان کے بقیہ عقائد درست ہیں تو پھر وہ مسلمان ہیں اور اب بھی ہمارا مطالبہ ان کے ماننے والے دونوں گروہوں، لاہوریوں اور قادیانیوں سے یہی ہے کہ وہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مرتد مان کر ان کے دعوائے نبوت کی تکذیب کریں اور حضرت رسالت مآب ﷺ کو خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام مانیں اور اس عقیدۂ ختم نبوت کی وجہ سے نزول مسیح علیہ السلام وغیرہ دیگر ضروریات عقائد دین واسلام کا اقرار کریں۔

قادیانی یا لاہوری حضرات کے مسلمان ہونے کے لیے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تکذیب کی شرط اس لیے لگائی گئی ہے کہ بعض فقہاء کے نزدیک کسی بھی غیر مسلم کے مسلمان ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ جس دین کو چھوڑ کر مسلمان ہو رہا ہے، اس دین سے بیزاری کا اظہار بھی کرے۔

چنانچہ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی غیر مسلم کیسے مسلمان ہو؟ تو انہوں نے فرمایا وہ پہلے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت رسالت مآب ﷺ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے رسول ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو وحی میں آیا ہے اسے ماننے کا اقرار کرے اور جس دین کو چھوڑ کر اسلام میں داخل ہو رہا ہے، اس دین

سے بیزاری کا اظہار کرے۔①

اس سلسلے میں علامہ شامی قدس اللہ سرہ السامی نے جو بحث کی ہے۔اسے بھی ملاحظہ فرمانا چاہیے۔②

جناب مولانا وحید الدین خان صاحب کا یہ فرمانا ـــــ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کبھی بھی اپنی زبان سے نہیں کہا کہ میں خدا کا پیغمبر ہوں ـــــ سے ان کی مراد کیا ہے؟اگر وہ اپنے جملے کو لغت کے اعتبار سے فرماتے ہیں تو یہ بالکل درست ہے۔دنیا میں شاید اس وقت کوئی ایک بھی ذی روح نہ ہو، جس کے سامنے جناب مرزا صاحب نے یہ بات کہی ہو اور نہ ہی اس وقت ٹیپ ریکارڈ رہوا کرتے تھے کہ کوئی ان کی آواز کو منضبط کر لیتا اور آج لوگوں کو سناتا آج کے کسی مسلمان نے براہ راست ان سے یہ دعویٰ نہیں سنا کیونکہ وہ 1908ء میں دنیا چھوڑ گئے اور اب کوئی شخص مرد و عورت ایسا نہیں جس کی عمر کم سے کم ایک سو بیس برس ہو اور پھر وہ جناب مرزا صاحب سے ملا بھی ہو اور اس نے یہ دعویٰ سنا بھی ہو اور اگر اس جملے سے جناب مولانا وحید الدین خان صاحب کی مراد یہ ہے(اور یہی بات ایک عام قاری کو سمجھ میں آتی ہے) کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کبھی بھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا ،تو معروضہ یہ ہے کہ ان کی اپنی ہی تحریر شدہ کتابیں اس دعوے سے اٹی پڑی ہیں۔آپ آج سوا سو سال کے بعد کیسے ان سے اس دعوے کی نفی کر سکتے ہیں؟مسلّمہ قاعدہ ہے کہ ہر انسان کی زبان سے زیادہ اس

① فقال يقول أشهد أن لا اله الا الله وأن محمدا رسول الله ويقر بما جاء من عندالله ويتبرأ من الذي انتحله كذا في البحر عن شرح الطحاوي وصرح في العناية بأن التبري بعد الاتيان بالشهادتين.(حاشيه درر الحكام شرح غرر الأحكام،كتاب الجهاد، باب المرتد ، ج:١،ص:٣٠١.)

② حاشية ابن عابدين ،كتاب الجهاد ، باب المرتد،ج:١٣ ص:١٩،المقوله :٢٠٢٩٥.

کی تحریر قابل اطمینان ہوتی ہے۔ معصومین ومحفوظین کی بات تو الگ ہے کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پناہ میں ہوتے ہیں وگرنہ تو ہر آدمی کی تحریر اس کی زبان سے زیادہ قابل اعتماد ہے۔ سو بالفرض اگر مرزا صاحب کی زبان سے کسی شخص کے کانوں نے یہ دعویٰ نہ بھی سنا ہو، تو کیا ان کی کتابیں اس بلند بانگ دعوے اور اثبات مدّعا کے لیے کافی نہیں ہیں؟ جناب مرزا صاحب ایک عام مسلمان اور حضرت رسالت مآب ﷺ کے اُمتی ہونے کی حیثیت سے کیسے مشہور ہوئے اور پھر انہوں نے کیسے دعویٰ تجدید، مہدی، مسیح موعود اور بالآخر نبی ورسول ہونے کا اظہار کیا، حسب وعدہ، یہ کتھا اور قصہ یوں ہے۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی 1839ء یا 1840ء میں قادیان ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے ① اور تعلیم سے فارغ ہوکر اسلام کے دفاع میں عیسائیوں اور ہندو آریوں سے مناظرے شروع کیے۔ یہ وہ دور تھا جب پورا ہندوستان عیسائی مشنریوں، آریہ سماج اور برہما سماج کی زد میں تھا۔ عیسائی پادری حضرت رسالت مآب ﷺ کی سیرت طیبہ پر کھلے بندوں اعتراض کرتے تھے۔ آریہ نے ہر جگہ قرآن کریم کو مشکوک کتاب باور کرانے کے لیے اپنی تحریک کے مراکز قائم کر رکھے تھے اور برہمو سماج والے تو سرے سے وحی الٰہی کے منکر اور محض اپنی عقل کو رہنما مان کر، زندگی گذارنے پر زور دے رہے تھے۔ ان حالات میں جناب مرزا صاحب نے 1880ء میں اپنی کتاب براہین احمدیہ کا پہلا اور دوسرا حصہ شائع کروایا اور اس میں ان گمراہ فرقوں کی تردید کی۔ مسلمانوں نے ان حالات میں جب اس کتاب کو پڑھا تو جناب مرزا صاحب کی تعریف کی۔ وہ مبلغ اسلام کی حیثیت سے اُبھرے اور لوگوں نے انہیں اچھا جانا یہاں تک کہ اہلحدیث حضرات کے رہنما جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی وغیرہ علماء کرام نے بھی انہیں مبلغ اسلام کے طور

---

① (ا) روحانی خزائن، ج:13، ص:177 (ب) کتاب البریہ، ص:159

پر قابل ستائش جانا اور ان کی کتاب اور شخصیت کو بہت پذیرائی ملی۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اب آہستہ آہستہ اُبھرنا شروع کیا اور مبلغ اسلام کے لقب اور شہرت سے فائدہ اُٹھا کر یہ دعویٰ کرنا شروع کر دیا کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوتا ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان سے کلام کرتا ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب ''تریاق القلوب'' میں ایڈیٹر، رسالہ ''اشاعۃ السنۃ'' کے متعلق وہ بتاتے ہیں کہ یہ ایڈیٹر، شیخ محمد حسین بٹالوی اور وہ بچپن میں دونوں ایک ہی جماعت میں پڑھتے رہے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ جناب مرزا صاحب اپنی ابتدائی عمر میں کس طرح کے آدمی تھے۔ پھر جب ان کی عمر 40 برس ہوئی تو

خدا تعالیٰ نے اپنے الہام اور کلام سے مجھے مشرف کیا۔ ①

یہ ہے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعویٰ کہ انہیں اللہ تعالیٰ الہام کرتا ہے یعنی وہ مُلھَم مِنَ اللہ ہیں۔

سیدھے سادے اور بھولے بھالے مسلمانوں نے ان کے اس دعوے کو قبول کر لیا اور جناب مولانا وحید الدین خان صاحب ملاحظہ فرمالیں کہ پھر وہ مختلف اوقات میں کیسے کیسے دعاوی کرتے رہے انہوں نے دعویٰ کیا کہ وہ اپنے دور اور اس صدی کے مجدد ہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو:

آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے کہ ہر ایک صدی پر ایک مجدد کا آنا ضروری ہے۔ اب ہمارے علماء کو جو بظاہر اتباع حدیث کا دم بھرتے ہیں انصاف سے بتلاویں کہ کس نے اس صدی کے سر پر خدا تعالیٰ سے الہام پا کر مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ یوں تو ہمیشہ دین کی تجدید ہو رہی ہے مگر حدیث کا تو یہ منشاء ہے کہ وہ مجدد خدائے تعالیٰ کی طرف سے آئے گا

---

① (ا) روحانی خزائن، ج:15، ص:283، (ب) تریاق القلوب، ص:155

یعنی علوم لدنیہ وآیات سماویہ کے ساتھ ۔اب بتلاویں کہ اگر یہ عاجز حق پر نہیں ہے تو پھر کون آیا ہے جس نے اس چودھویں صدی کے سر پر مجدد ہونے کا ایسا دعویٰ کیا جیسا کہ اس عاجز نے کیا۔ ①

انہوں نے ''نبوت'' کے اجزاء کرتے ہوئے یہ دعویٰ بھی کیا کہ اللہ تعالیٰ کے جو خاص بندے، اولیاء کرام، ہوتے ہیں ان پر بھی وحی آیا کرتی ہے۔اوراس وحی کی وجہ سے جو ولی اللہ نبوت کا کوئی حصہ پالیتا ہے، وہ محدث کہلاتا ہے اور اس طرح سے کوئی بھی محدث نبی ہوتا ہے اور ہر نبی محدث ہوتا ہے۔ چنانچہ باری تعالیٰ کی طرف سے بار بار ایسی وحی ان پر آتی ہے اور وہ محدث ہیں اور پھر یہ معنی کر کے وہ نبی بھی ہیں۔ ②

اُمت مسلمہ کا مسلّمہ عقیدہ قرن اول سے اب تک یہی چلا آرہا ہے کہ قیامت کے قریبی زمانہ میں حضرت مہدی رضی اللہ عنہ اس اُمت میں تشریف لائیں گے اور پھر ان کے بعد حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول اور ورودِ مسعود ہوگا جو اپنے دور میں زندہ آسمانوں کی طرف اُٹھا لیے گئے تھے۔ سیدنا مہدی رضی اللہ عنہ ایک علیحدہ شخصیت ہیں اور سیدنا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک الگ ہستی ہیں جن کے آنے کی پیشین گوئی اور وعدہ کیا گیا ہے اس لیے وہ مسیح موعود بھی کہے جاتے ہیں۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ تو دعویٰ کر ہی دیا تھا کہ ان پر کثرت سے وحی آتی ہے اور

---

① (ا) روحانی خزائن، ج:3،ص:179-178 (ب) ازالۂ اوہام،ص:154

② فاعلم ارشدك اللّٰه تعالیٰ ان النبی محدث والمحدث نبی...... الخ، والوحی الذی ینزل علی خواص الاولیا والنورالذی یتجلّی علیٰ قلوب قومٍ موجع (ا) روحانی خزائن، ج:3،ص:60، (ب) توضیح مرام، مسیح کا دوبارہ دنیا میں آنا۔ص:19

وہ محدث نبی ہیں۔انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ حضرت سیدنا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تو طبعی طور پر انتقال ہو چکا ہے اور جیسے ان سے پہلے رسولوں کو، جو کہ ان کے بھائی تھے،وفات دی گئی تھی بالکل ایسے ہی حضرت سیدنا مسیح علیہ السلام کو بھی وفات دی جا چکی ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بشارت اور خوش خبری دی ہے کہ لوگ جس عیسیٰ کا انتظار کر رہے ہیں، وہ تمہی تو ہو اور لوگ جس مبارک ہستی حضرت مہدی کا انتظار کر رہے ہیں، وہ مہدی بھی تم ہی تو ہو۔ ①

یوں مرزا صاحب نے مہدی اور مسیح دونوں کو ایک ہی شخصیت قرار دے کر اپنے آپ کو ان مناصبِ رفیعہ پر بھی فائز کر دیا۔

انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ جیسے حضرت سیدنا عیسیٰ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی بہت زاہدانہ اور عاجزانہ تھی اور وہ دنیا سے لاتعلق رہا کرتے تھے، جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی بھی ویسی ہی درویشانہ صفت ہے، اس لیے وہ زندہ سلامت حضرت مسیح علیہ السلام کی ایک مثال اور انہی کی ایک تشبیہ ہیں اور اپنے اس دعوے میں انہوں نے اپنے آپ کو ''مثیلِ مسیح'' قرار دیا۔ چنانچہ تحریر فرمایا:

علمائے ہند کی خدمت میں نیاز نامہ

اے برادران دین وعلمائے شرع متین! آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہو کر سُنیں کہ اس عاجز نے جو مثیلِ موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے مُنہ سے سُنا گیا ہو۔ بلکہ یہ پُرانا الہام

①وبشرنی وقال ان المسیح الموعود الذی یرقبونہ والمھدی المسعود الذی ینتظرونہ ھو انت نفعل ما نشاء فلا تکونن من الممترین. (ا) روحانی خزائن، ج:8،ص:275 (ب) اتمام الحجۃ علی الذی لج و زاغ عن المحجۃ،ص:3

ہے جو میں نے خدائے تعالیٰ سے پاکر براہین احمدیہ کے کئی مقامات پر بتصریح درج کر دیا تھا جس کے شائع کرنے پر سات سال سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گذر گیا ہوگا۔ میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے بلکہ میری طرف سے عرصہ سات یا آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ میں مثیلِ مسیح ہوں یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعض روحانی خواص طبع اور عادت اور اخلاق وغیرہ کے خدائے تعالیٰ نے میری فطرت میں بھی رکھی ہیں اور دوسرے کئی امور میں جن کی تصریح انہی رسالوں میں کر چکا ہوں میری زندگی کو مسیح ابن مریم کی زندگی سے اشدّ مشابہت ہے اور یہ بھی میری طرف سے کوئی نئی بات ظہور میں نہیں آئی کہ میں نے ان رسالوں میں اپنے تئیں وہ موعود ٹھہرایا ہے جس کے آنے کا قرآن شریف میں اجمالاً اور احادیث میں تصریحاً بیان کیا گیا ہے کیونکہ میں تو پہلے بھی براہین احمدیہ میں بتصریح لکھ چکا ہوں کہ میں وہی مثیلِ موعود ہوں جس کے آنے کی خبر روحانی طور پر قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں پہلے سے وارد ہو چکی ہے۔ ①

انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں بے پناہ برکتیں دینے اور لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت ڈالنے کا وعدہ کیا ہے اور پھر اس کے بعد یہ بھی فرمایا ہے:

جعلناك المسيح ابن مريم. ہم نے تمہیں مسیح بن مریم بنا دیا ہے۔ ②

عربی زبان میں بَرَزَ کا لفظ، ظہور اور کسی چیز یا کام یا صلاحیت کے ظاہر ہونے کے معنی میں استعمال

① (ا) روحانی خزائن، ج:3، ص:192 (ب) ازالۂ اوہام، حصہ اول، ص:191-190

② (ا) روحانی خزائن، ج:3، ص:442 (ب) ازالۂ اوہام، حصہ دوم، ص:634

ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن، زمین کا کیا حال ہوگا؟ اس سلسلے میں فرمایا ہے:

وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً. اورتم زمین کو دیکھو گے کہ وہ کھلی پڑی ہے۔

(پ:۱۵، س: الکھف ، آیت :۴۷)

یعنی تا حد نظر کوئی نشیب وفراز نہیں ہوگا اور زمین بالکل صاف، ظاہر میں نظر آ رہی ہوگی۔

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا بہت عقلمند اور نہایت پاکیزہ کردار کی صحابیہ تھیں۔ اپنے بڑھاپے کی وجہ سے وہ ایسے پردہ نہیں کرتی تھیں جیسے کہ مدینہ منورہ میں جوان لڑکیاں پردہ کیا کرتی تھیں۔ وہ مردوں میں بیٹھ کر ان سے باتیں بھی کر لیتی تھیں۔ اس لیے ان کی روایت کردہ احادیث میں ان کے متعلق یہ الفاظ آتے ہیں:

انها كانت امراة برزة. وہ ایسی خاتون تھیں جو پردے میں نہ ہونے کی وجہ سے بہت نمایاں رہتی تھیں۔ ①

اسی لیے فقہاء کرام رحمہم اللہ نے امرأۃ برزۃ (وہ عورت جو نمایاں ہو) اور عام لوگوں کے ساتھ رہتی

---

①قوله عزوجل:﴿بَرَزُوْا﴾أي : ظهروا. وهذه المادة(برز)تدل على أصل واحد هوالظهور سواءٌ كان حسياً أم معنوياً. فيقال : برزالشيء أي : ظهر ، فهو بارزٌ...... إلخ، وقال عز من قائل :﴿ وَ يَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَ تَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً وَّ حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴾الكهف:47 ، بارزةً أي : ظاهرة بادية ، ليس فيها مستظل ولا متفيأ، وليس فيها بناءٌ ولا معلم، ولا مكان يواري أحداً ، بل الخلق كلهم ظاهرون بادون لربهم لا تخفىٰ عليه منهم خافية ، وذلك يوم القيامة ، جعلنا الله فيه من الناجين......الخ ، وفي حديث أم معبد رضى الله عنها: أنها كانت امرأة برزة، يقال : امرأة برزة أي: كهلة لا تحتجب احتجاب الشواب ، وهي مع ذلك عفيفة عاقلة ، تجلس للناس وتحدثهم.(من أسرار اللغة العربية في الكتاب والسنة،[ب ر ز] ج:١،ص:١٣٧-١٣٨)

اور دنیوی معاملات میں حصہ لیتی ہو، گواہیوں کے معاملے میں اس کی شہادت کو قبول کیا ہے۔ ①

یہ لفظ اردو زبان میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

ع از غایت ظہور نہاں ہے نہ آشکار
وز شدت بروز خفی ہے نہ آشکار

ہندوؤں کے عقیدے میں بھی یہ ''بروز'' شامل ہے۔ان کے مذہب میں یہ بات ہے کہ ان کے دیوتا آسمان سے اُترے اور مختلف انسانوں کے روپ دھار کر انہوں نے بروز کیا یعنی ظہور یا ظاہر ہوئے۔ وہ ظاہر میں انسان لیکن درحقیقت خدا تھے۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بھی ہندوؤں کے اس نظریے کو ایک اور رنگ میں پیش کیا اور وہ یہ کہ ہندو تو خداؤں کے بروز کے قائل تھے، انہوں نے نبوت کو بروزی بنادیا کہ ان کے اندر تو حضرت رسالت مآب ﷺ سمائے ہوئے تھے اور ظاہر میں جسم ان کا تھا۔ چنانچہ وہ اپنی ایک کتاب ''ایک غلطی کا ازالہ'' میں واضح طور پر تحریر فرماتے ہیں:

بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔

یعنی آقائے نامدار حضرت رسالت مآب ﷺ میرے اندر سما گئے ہیں۔ میں ظاہر میں تو مرزا غلام احمد ہوں لیکن اندر سے محمد رسول اللہ ﷺ ہوں۔ اعاذنا اللہ۔

پھر اپنی اسی کتاب میں چند سطروں کے بعد مزید تحریر فرماتے ہیں۔

---

① ویقبل تعدیل المرأة لزوجها وغیرها اذا کانت امرأة برزة تخالط الناس وتعاملهم کذافی محیط السرخسی.(الفتاویٰ الهندیة ،کتاب الشهادات، الباب الثانی عشر فی الجرح والتعدیل، ج:۳،ص:۵۲۸)

میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں۔ ①

جناب مولانا وحیدالدین خان صاحب اوران کی تحریرات سے متاثر ہونے والے حضرات وخواتین کواس نقطے اورعبارات پرغورفرمانا چاہیے کہ جناب مرزا صاحب کہہ کیا رہے ہیں، وہ تو یہ بتارہے ہیں کہ میں اندر سے تو حضرت خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوں اور ظاہر میں مرزا غلام احمد ہوں۔

ایسے عقائد تو ان قوموں کے ہوا کرتے تھے جو اپنے دیوتاؤں کو خدا مانتے تھے اور ہیں، اسلام نے بھی کبھی کوئی ایسی تعلیم دی ہے؟

کل کو یا زمانۂ ماضی میں اگر کوئی جاہل اور گمراہ صوفی یہ دعویٰ کرے کہ وہ بروزی طور پر خدا ہے، تو کیا وہ مسلمان رہ جائے گا؟ وہ دنیا کو اس عقیدے کی دعوت دے کہ میں بروزی اللہ ہوں یعنی اللہ تعالیٰ میرے اندر سما گیا ہے اور میں فقط ظاہر میں انسان ہوں، حقیقت میں تمہارا پروردگار ہوں۔ کیا یہ دعویٰ مسموع ہوگا؟

اس لیے جناب مولانا وحیدالدین خان صاحب کن کا دفاع فرمارہے ہیں، چاہیے کہ غورفرمالیں اور جولوگ دین میں ان سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں، کہیں ان کی راہ کھوٹی نہ ہوجائے۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ وہ ظِلّی نبی ہیں جناب مولانا وحیدالدین خان صاحب تحریر فرمارہے ہیں کہ:

انہوں نے صرف یہ کہا تھا کہ میں ظِلِّ نبی ہوں یعنی میں نبی کا سایہ ہوں۔ ②

بات یوں نہیں ہے جناب مرزا صاحب نے کبھی یہ نہیں کہا کہ وہ حضرت رسالت مآب علیہ الصلاۃ والتسلیم

---

① (ا) روحانی خزائن، ج:18، ص:212 (ب) ایک غلطی کا ازالہ۔ص:8

② الرسالہ، بابت ماہ اکتوبر 2011ء خصوصی نمبر ختم نبوت ص:13

کا سایہ (ظل) ہیں بلکہ انہوں نے تو یہ دعویٰ فرمایا کہ میں نبی ہوں اور میری نبوت کو حضرت صاحب الرسالۃ محمد رسول اللہ ﷺ سے وہی نسبت ہے جو کہ سایے کو اصل سے ہوتی ہے۔ اگر وہ یہ دعویٰ کرتے کہ وہ محض نبی ﷺ کا سایہ ہیں تو پھر بھی اہل علم ان کے اس دعوے پر غور کر لیتے، انہوں نے تو صاف صاف یہ دعویٰ کیا کہ ان کی نبوت، نبوت محمدی سے سایے اور اصل کی نسبت رکھتی ہے۔

جناب مولانا وحیدالدین خان صاحب کی تحریر کے مطابق تو ان کا اصل دعویٰ محض اصل اور سایے (ظِلّ) کے زمرے میں آتا ہے لیکن درحقیقت ان کا دعویٰ اپنی چھوٹی نبوت اور حضرت رسالت مآب ﷺ کی بڑی نبوت کا ہے کہ میں جو کم درجے کی چھوٹی نبوت رکھتا ہوں اس کے مقابلے میں ایک بڑی نبوت بھی ہے وہ حضرت رسالت مآب ﷺ کی ہے۔ وہ تو بہت صاف، واضح اور بغیر کسی جھجک کے یہ دعویٰ فرماتے ہیں۔

میں ظلّی طور پر محمد ہوں۔ ①

اور پھر انہوں نے اپنی زندگی کا سب سے بڑا دعویٰ کر دیا، ایسا دعویٰ کہ جو ان کے اس دعوے کو نہیں مانتے اور اس کی تکذیب کرتے ہیں اور وہ افراد جو جناب مرزا صاحب کو ان کے دعوے میں سچا مانتے ہیں، دونوں کے درمیان مسلم اور غیر مسلم کی لکیر کھچ گئی۔ انہوں نے واشگاف الفاظ میں یہ دعویٰ کیا:

سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ ②

پھر اس سیدھے سادے نثری دعوے کے بعد اپنی شاعری کے ذریعے بھی انہوں نے پوری دنیا کو اس دعوے کا پیغام دیا۔

---

①(ا) روحانی خزائن ج:18،ص:212 (ب) ایک غلطی کا ازالہ،ص:8

②(ا) روحانی خزائن ج:18،ص:231 (ب) دافع البلاء و معیار اھل الاصطفاء:ص:15

ع منم مسیح زماں و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

میں اس دور میں مسیح ہوں اور میں ہی وہ موسیٰ ہوں جس سے خدا نے کلام کیا تھا اور میں ہی وہ محمد ہوں جسے خدا نے چنا۔ ①

ایک اور حوالہ ملاحظہ ہو:

> غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس اُمت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس اُمت میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ ②

جناب مولانا وحید الدین خان صاحب کی خدمت میں گزارش ہے کہ انہوں نے اپنے پرچے ''الرسالہ'' میں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی وکالت، اور ان کے جرم کو جو کم کرنے کی کوشش کی ہے، تو کیا یہ دعاوی اور عبارات ان کی نظر سے نہیں گزریں؟ اگر نہیں تو یہ تو بہت ہی نامناسب بات ہے کہ وہ جس کی وکالت فرماتے ہیں، وہی ان کے دعوے کی تردید کرتا چلا جاتا ہے۔ ان کی عبارتیں ایک سے ایک بڑھ کر دعوائے نبوت و رسالت کی ہیں اور یہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے دعویٰ کیا ہی نہیں۔ بغیر مطالعہ کیے عقیدۂ ختم نبوت جیسے حساس اور بنیادی عقیدے پر اس طرح کا تبصرہ کیسے مناسب ہے؟ اور اگر ان کی نظر سے یہ تمام کتابیں اور جناب مرزا صاحب کے دعوے گزر چکے ہیں، تو پھر کیا اسے تجاہل عارفانہ سمجھا جائے۔

---

① (ا) روحانی خزائن، ج:15، ص:134 (ب) تریاق القلوب، ص:6

② (ا) روحانی خزائن، ج:22، ص:407-406 (ب) حقیقۃ الوحی، ص:391

بے خبری یا تجاہل عارفانہ

آخر پر گزارش یہ ہے کہ جناب مولانا وحیدالدین خان صاحب اور اگر کوئی ان کی اس تحریر سے متاثر ہو گیا ہے، تو وہ، ان سب کو چاہیے کہ اپنے الفاظ، تحریر اور عقیدے سے رجوع فرمائیں۔ اس مسئلے کی سنگینی کا احساس کرنا چاہیے اور اس نزاکت کو پیش نظر رکھنا چاہیے کہ ان کی اس تحریر کی بنیاد پر کوئی نیا فرقہ نہ بن جائے اللہ تعالیٰ اُمت کی حفاظت فرمائے، پہلے ہی بہت ٹکڑے اور فرقے بن چکے ہیں، اب کہیں کوئی نیا فرقہ یا فتنہ نہ اٹھ کھڑا ہو۔

حضرت رسالت مآب ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول تھے، صلوات اللہ علیہ و سلامہ۔ ان کے بعد جس کسی نے بھی، کسی زمانے میں بھی دعوائے نبوت کیا، وہ اپنے دعوے میں سچا نہ تھا۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بار بار نبوت کا دعویٰ کیا اور پوری اُمت مسلمہ نے ان کے دعوے کی تکذیب کی۔

عقیدۂ ختم نبوت جیسے کہ کتاب وسنت اور پھر علماء و مجتہدین اُمت نے وضاحت کے ساتھ اپنی اپنی کتابوں میں تحریر فرمایا ہے، وہی عقیدہ آخرت میں نجات کی ضمانت ہے۔ ہم اہل السنۃ والجماعۃ اسی عقیدۂ ختم نبوت پر قائم، اسکے محافظ اور پرچارک ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسی صحیح عقیدے پر خاتمہ فرمائے اور اسی عقیدے کے ساتھ قیامت میں اپنے صالح بندوں کے ساتھ محشور فرمائے۔ آمین۔

29 اکتوبر 2011ء بروز ہفتہ
بمطابق
یکم ذی الحج ۱۴۳۲ھ

اشاریہ

آیات

شخصیات

اصطلاحات

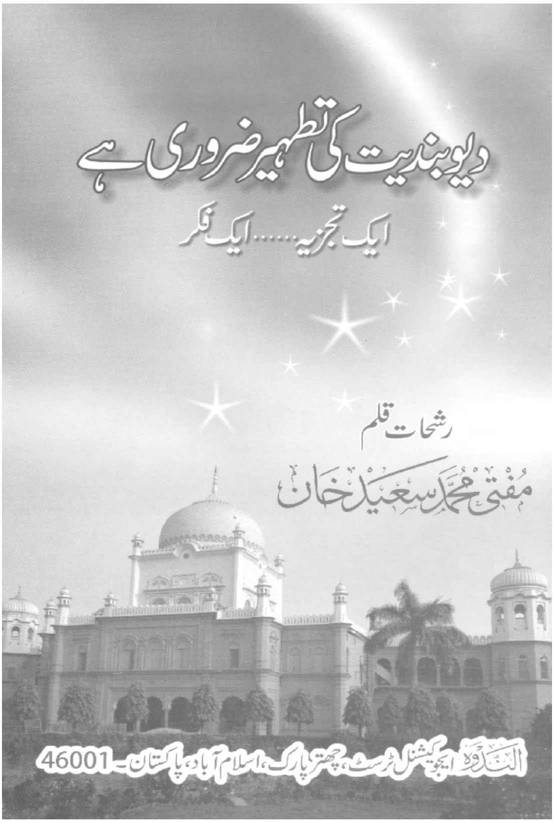
مقامات

کتابیات

درر الحکام شرح غرر الاحکام حاشیہ 14	من اسرار اللغۃ العربیۃ فی الکتاب والسنۃ 20
کتاب البریہ 15	نجم الہدیٰ 7
مباحثہ راولپنڈی 9	

رسائل

اشاعۃ السنۃ 16	الرسالہ 3,4,10,24



سورتیں اور آیات

جو ہر مسلمان کو روزانہ تلاوت کرنی چاہییں

مرتب: مفتی محمد سعید خان

- قرآن حکیم کی منتخب سورتوں اور آیات کا بہترین انتخاب
- قرآنی اوراد و وظائف کا شاندار مجموعہ
- ہر سورت اور آیت سے پہلے مستند اور باحوالہ فضائل
- سورتوں اور آیات کا مکمل متن مع ترجمہ
- مسبحات سبعہ کون سی ہیں اور ان کے فضائل کیا ہیں؟
- کن آیات کو پڑھنے والا اگر اُسی رات یا صبح انتقال کر گیا تو شہادت کی موت پائے گا؟
- کس سورۃ کی تلاوت کرنے والا شخص عذاب قبر سے محفوظ رہے گا؟
- کون سی سورۃ ہے جسے پڑھنے والے کی ضروریات زندگی کو اللہ تعالیٰ پورا فرماتے ہیں؟
- کس سورۃ کے پڑھنے والے کے لیے لاتعداد فرشتے مغفرت کی دعا مانگتے ہیں؟
- رزق کی تنگی اور فقر و فاقہ کس سورۃ کی تلاوت سے دور ہوگا؟
- کس سورۃ کی تلاوت پر ساڑھے سات پارے تلاوت کرنے کا ثواب ملتا ہے؟
- دس پاروں کی تلاوت کے برابر ثواب کس مختصر سی سورۃ کو پڑھنے سے ملے گا؟
- کون سی سورتوں کی تلاوت سے انسان جنات اور شیاطین کے شر سے محفوظ رہ سکتا ہے؟
- نیند نہ آنے کے مرض کی کون سی دعا حدیث مبارکہ میں بیان کی گئی ہے؟
- دجل و فریب اور فتنۂ دجال سے بچنے کے لیے کن آیات کی تلاوت کی جائے؟
- جمعرات کے دن غروب آفتاب سے لے کر جمعہ کے دن غروب آفتاب سے پہلے تک کون کون سی سورتیں پڑھنی چاہییں؟
- جب بچے کی ولادت کا وقت آجائے تو قرآن کریم کا کون سا حصہ پڑھا جائے؟
- اگر آپ یہ سب جاننا چاہتے ہیں تو مفتی محمد سعید خان کی مرتب کردہ کتاب

''سورتیں اور آیات جو ہر مسلمان کو روزانہ تلاوت کرنی چاہییں''

کا مطالعہ کیجیے۔

115 گرام کاغذ، فور کلر پرنٹنگ، انتہائی مضبوط، شاندار اور دیدہ زیب جلد، ہدیہ صرف =/350 روپے بمعہ ڈاک خرچ

قرآنِ حکیم کی تلاوت کے أحکام اور مسائل

① تلاوت قرآن حکیم سے متعلق بعض اہم مسائل

② قرآن حکیم کی کون کون سی سورتوں یا آیات کی، ہر مسلمان کو، روزانہ تلاوت کرنی چاہیے؟

③ سجدۂ تلاوت ادا کرنے کا طریقہ اور اس سے متعلق کچھ اہم مسائل

④ قرأت اور رسم الخط

رشحات

مُفتی مُحمّد سعید خان

ندوۃ المصنّفین

النّدوۃ ایجوکیشنل ٹرسٹ اِسلام آباد

ہدیہ: صرف 50 روپے بمعہ ڈاک خرچ